غلبۂ اسلام اور دنیا کو امت واحدہ بنانے کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ رمئی ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

گذشتہ ہفتہ بیماری کی وجہ سے بہت تکلیف میں گذرا ہے۔ اس وقت بھی میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں لیکن میں چاہتا تھا کہ جماعت کو دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلاؤں اس لئے میں جمعہ کی نماز پڑھانے کے لئے آ گیا ہوں۔

جیسا کہ ہمیں قرآن عظیم سے معلوم ہوتا ہے اور جیسا کہ میں پہلے بھی متعدد بار توجہ دلا چکا ہوں کہ جس قدر عظیم ذمہ داریاں ہوتی ہیں اُسی کے مطابق بشارتیں ملتی ہیں اور جس قدر عظیم بشارتیں ملیں اسی کے مطابق انسان کو ذمہ داریاں اٹھانی پڑتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ امّت محمدیہ کو جس قدر بشارتیں ملی ہیں پہلی کسی اُمّت کو اس قدر بشارتیں نہیں ملیں۔ اُمّت محمدیہ کے اندر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں اسلام قبول کرنے والوں اور آپ کی صحبت میں رہ کر تربیت حاصل کرنے والوں کو جو بشارتیں ملیں اور جن کے مطابق انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھا اور نباہا اس قدر بشارتیں بعد میں آنے والے افراد امّت کو نہیں ملیں اور نہ اُس قدر ذمہ داریاں اُن پر ڈالی گئیں اس لئے کہ جب کام شروع کیا جاتا ہے تو ابتداء میں کام کرنے والوں پر بہت زیادہ بوجھ پڑتا ہے۔ ایک چھوٹی سی مثال، بالکل ہی چھوٹی سی مثال میں دیتا ہوں اور چونکہ میری زندگی کا مشاہدہ ہے اس لئے مختصراً بیان کر دیتا ہوں۔

کچھ باتیں آپ کے سامنے آ جائیں گی۔

اس وقت مجلس خدام الاحمدیہ کافی فعال مجلس ہے۔ اس کا ایک اپنا دائرہ عمل اور دستور ہے اس کے جو ابتدائی کام تھے وہ بڑی حد تک مکمل ہو چکے ہیں۔ اب بھی ہمارا نوجوان بہت ہمت اور بڑی قربانی سے کام لینے والا ہے اور شروع میں بھی یہی حال تھا۔ جب میں ۱۹۳۸ء میں ولایت سے واپس آیا تو اس وقت مجلس خدام الاحمدیہ نئی نئی قائم ہوئی تھی۔ اس کا کوئی دستور بھی نہیں تھا نیا نیا کام تھا۔ اس کو چلانے کا کوئی تجربہ بھی نہیں تھا مجھے یاد ہے کہ شروع میں جب قادیان میں باہر کیمپ کی شکل میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع کیا تو اس وقت چونکہ یہ نیا نیا کام تھا اور تجربہ نہیں تھا اس لئے یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ مقام اجتماع کے گرد بانس کیسے لگانے ہیں اور ان پر رسیاں کس طرح باندھنی ہیں۔ میں اس وقت جامعہ احمدیہ کا پرنسپل تھا۔ جامعہ احمدیہ کے میرے شاگرد اور میں خود بھی کئی دن خرچ کرتے اور چھوٹے رنبوں کے ساتھ گڑھے کھود کر اُن کے اندر بانس لگاتے تھے بیچارے خدام کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے تھے۔ پھر ایک دو سال کے تجربہ کے بعد یہ پتہ لگا کہ اتنی کوفت اور تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے بس ایک ''کِلّہ'' بنا لیا دو چار ضربیں لگائیں بانس کے لئے سوراخ بن گیا اُس کو نکالا آگے چلے گئے۔ اس طرح جس کام پر ہفتے لگے تھے وہ دو گھنٹوں میں مکمل ہو گیا۔ میں نے یہ ایک چھوٹی سی ظاہری مثال دی ہے خدام الاحمدیہ کے کام کی تاکہ بچے بھی سمجھ جائیں۔ غرض جس کام کو شروع کیا جاتا ہے اس کو معیار پر لانے کے لئے بڑی کوفت اُٹھانی پڑتی ہے۔ بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔ بعد میں آنے والوں کو اس قسم کی قربانیاں نہیں دینی پڑتیں۔

چنانچہ ساری دنیا کو اللہ تعالیٰ کے نور اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دائرہ میں لانے کا کام جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں شروع ہوا تو یہ اتنا عظیم کام تھا اور بھاری ذمہ داریاں ڈالی گئی تھیں اور بڑا بوجھ اُٹھانا تھا اس لئے اس ابتدائی زمانہ کے مسلمانوں کو عظیم بشارتیں دی گئیں اور ایسے وقت میں دی گئیں جب کہ غربت کا زمانہ تھا۔ مسلمان ایک ایسی جنگ میں گھرے ہوئے تھے جسے ہماری تاریخ جنگ احزاب کے نام سے یاد کرتی ہے احادیث میں آتا ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ وہ پیٹ پر پتھر

باندھ کر بھوک کے احساس کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کرتے تھے مگر اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے ذریعہ آپ کے صحابہ کو بشارت یہ دی گئی کہ کسریٰ اور قیصر کی سلطنتوں پر اسلام غالب آئے گا۔ چنانچہ بعد میں مسلمان کسریٰ اور قیصر کی سلطنتوں پر غالب آئے۔ جس طرح چند سال پہلے امریکہ اور روس دنیا کی دو عظیم سلطنتیں کہلاتی تھیں اسی طرح اُس زمانے میں کسریٰ اور قیصر کی دو عظیم سلطنتیں تھیں۔ اب دیکھو مسلمانوں کو کھانے کو میسّر نہیں تھا مگر ان کو بشارت دی گئی تھی کسریٰ اور قیصر کی دو عظیم سلطنتوں پر اسلام کے غالب آنے کی۔ چنانچہ بتایا گیا تھا کہ مسلمان ان کی دولت سے فائدہ اٹھائیں گے اور کسریٰ اور قیصر کے پاس جو دنیوی حسنات ہیں وہ مسلمانوں کو ملیں گی۔ اس موقع پر یہ بشارت دینا گویا مسلمانوں کو یہ سبق سکھانا تھا کہ جو قربانیاں تم دے رہے ہو اس سے زیادہ ہماری طرف سے تمہیں بشارتیں دی گئی ہیں اور تمہیں یہ چیزیں ملنے والی ہیں۔

امّت محمدیہ میں بڑا ہی عظیم وہ گروہ ہے جس نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تربیت حاصل کی۔ امّت مسلمہ کی زندگی سنوارنے اور امّت مسلمہ کے محلوں کی بنیادوں کو مضبوط بنانے اور ان کو مضبوط کرنے اور پھر اُن پر اسلام کے عظیم قلعے بنانے کے لئے انہوں نے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیا اور بڑی عظیم بشارتوں کے وارث بنے چنانچہ انہیں جب بھی بشارتیں ملتی تھیں اُن کو تسلی ہو جاتی تھی اور وہ یقین رکھتے تھے کہ یہ اپنے وقت پر پوری ہو کر رہیں گی مگر ان کے بعد میں آنے والوں نے اُن قلعوں پر جو منزلیں تعمیر کی ہیں اُن منزلوں کی تعمیر کے لئے ویسی ہی قربانیوں کی ضرورت نہیں پڑی جیسی قربانیوں کی بنیادوں کو قائم کرنے اور اُن کو مضبوط کرنے اور ابتدائی عظیم قلعوں کی تعمیر کے لئے شروع میں ضرورت پڑی تھی۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک اور بشارت دی گئی تھی اور وہ یہ تھی کہ آپ کی بعثت کا جو آخری مقصد ہے یعنی تمام اقوام عالم کو امت واحدہ بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کیا جانا اور ہر قوم اور ہر ملک کے لئے ایسے حالات پیدا کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار سے اسی طرح حصہ لے رہا ہو جس طرح کوئی اور ملک یا کوئی اور قوم حصہ لے

رہی ہے۔ یہ کام اب جماعت احمدیہ کے سپرد ہوا ہے جو مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے۔ یہ کام اتنا عظیم ہے اور یہ بوجھ اتنا بھاری ہے کہ صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد امت محمدیہ کے کسی اور گروہ پر اس قدر عظیم اور اس قدر وزنی اور اس قدر اہم ذمہ داری نہیں پڑی۔ مگر اس عظیم ذمہ داری کے ساتھ بہت بڑی بشارتیں بھی دی گئی ہیں جنہیں سُن کر آج ہمارے وہ احمدی دوست بھی جنہوں نے تھوڑی بہت تربیت حاصل کر لی ہے اُن کے دماغ بھی شاید انہیں قبول نہ کریں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دکھایا گیا تھا کہ کسریٰ اور قیصر مغلوب ہوں گے۔ آپ کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کشف میں رشیا (Russia) (جو اس وقت دُنیا کی طاقتور حکومتوں اور ملکوں میں سے ایک ہے اس) میں ریت کے ذرّوں کی طرح احمدی دکھائے گئے ہیں اسی طرح مغربی اقوام (جو بہت طاقتور حکومتیں ہیں) جو کسی زمانہ میں سفید فام قومیں کہلاتی تھیں ان کے کثرت کے ساتھ اسلام میں داخل ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ حالات میں ایک نئی تبدیلی ہو چکی وہ یہ کہ خود مسلمان کہلانے والے بھی مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت میں غفلت برت رہے تھے اور یہ بھی امّت محمدیہ کے اندر ایک بہت بڑا فتنہ تھا کہ مہدی آ گئے لیکن جن کو شناخت کرنا چاہیئے تھا انہوں نے شناخت نہیں کیا۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک اور کشف بھی دکھایا گیا کہ مکّہ میں احمدی ہی احمدی پھر رہے ہیں اس لئے اگر آج مکّہ سے ہمارے خلاف کفر کا فتویٰ جاری ہو جائے تو اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ ایک عارضی حالت ہے لیکن جو ہمیشہ رہنے والی صداقت ہے وہ یہ ہے کہ مکّہ و مدینہ پر اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور وہ مہدی اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کریں گے اور اس کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنی ہر چیز کو قربان کر دیں گے اور دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی مہم میں اسلام کے سب فرقے ایک ہو جائیں گے۔

پس یہ وہ عظیم بشارتیں ہیں جو ہمیں دی گئی ہیں یہ بشارتیں بتاتی ہیں کہ بڑی عظیم ذمہ داریاں ہیں جن کو ہم نے اٹھانا ہے ان عظیم ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے اور بشاشت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش کرنے کے لئے جتنی عظیم ذمہ داریاں ہیں اُن سے

کہیں زیادہ عظمت ان بشارتوں کی ہے جو اس کے مقابلے میں ہمیں دی گئی ہیں اس لئے اس تمہید کے بعد جو بات میں کہنا چاہتا ہوں اور جسے آپ کے ذہن میں بٹھانا چاہتا ہوں اور جس کے لئے میں آپ کی روح کو جھنجھوڑنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ انسان کمزور ہے وہ اپنی طاقت سے کچھ نہیں کر سکتا اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔ ہر وقت دعاؤں میں مشغول رہیں۔ جماعت کے بڑے بھی اور چھوٹے بھی، مرد بھی اور عورتیں بھی اور بچے بھی اور بچیاں بھی سب دعاؤں کی عادت ڈالیں اور خدا سے یہ دعا کریں کہ اے خدا تو نے ہمیں اتنی عظیم بشارتیں دی ہیں۔ ان بشارتوں کو دیکھ کر ہم یہ سمجھتے ہیں اور ہمارا ذہن اور ہماری عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اسی کے مقابلے میں اور اسی نسبت سے ہم پر ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں لیکن اے خدا! ہم تیرے عاجز بندے ہیں تیری مدد کے محتاج ہیں۔ اگر تیری نصرت ہمیں حاصل نہ ہو تو ہم ان ذمہ داریوں کو نباہ نہیں سکتے اور ان بشارتوں کے وارث نہیں بن سکتے اس لئے اے ہمارے خدا! آسمانوں پر اپنی رحمت کے دروازوں کو کھول اور فرشتوں کو ہماری مدد کے لئے نازل فرما۔ ہمیں طاقت عطا فرما کہ ہم بشاشت کے ساتھ ان ذمہ داریوں کو نباہتے ہوئے تیری بشارتوں کے وارث بن جائیں۔

پس دوست بہت دعائیں کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان عظیم بشارتوں کا وارث بننے کی توفیق بخشے۔ خدا کرے کہ ہماری زندگیوں میں ہمارے یہ بھٹکے ہوئے راہی جنہوں نے اُمّتِ مسلمہ میں ہوتے ہوئے بھی مہدی کو شناخت نہیں کیا، اللہ تعالیٰ انہیں مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کو شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ وہ بھی ہم میں شامل ہو کر اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کرنے والے بن جائیں کہ ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے' اس کے لئے کوشش کرنی ہے، اس کے لئے تدابیر کرنی ہیں اس کے لئے دعائیں کرنی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس میں کامیاب ہونا ہے۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء صفحہ ۳ تا ۴)

❀❀❀